قیام ہے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس معرکہ کارزار میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور قدیم طلبہ کی ایک بہت بڑی تعداد میں افرادی قوت مہیا فرمائی ہے جو اب میدانِ کارزار میں قائدانہ اور محاذِ جنگ پر زبردست جرأت مندانہ کردار کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

آج کا یہ اجلاس مرحوم کے تلامذہ، محبین و مخلصین، اہل علم حضرات بالخصوص مرحوم کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اور جملہ اہلِ خاندان سے تعزیت کرتا ہے اور دعا ہے کہ باری تعالیٰ مرحوم کا قائم فرمودہ گلشنِ علوم نبوت دارالعلوم حقانیہ سدا بہار رکھے۔ اور باری تعالیٰ ان کے برکات سے امت کو وفاق المدارس العربیہ اور بالخصوص مولانا سمیع الحق مدظلہ کو مالامال فرماتے تاکہ احیاء دین، اشاعتِ علم اور غلبۂ اسلام کی تحریک جاری رہے۔

تعزیتی مکتوب سید امیر الحسینی الندوی احمد آباد ہند

مخدومی و مکرمی بخدمت عالی جناب شیخ سمیع الحق صاحب زید شرفہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

بعد سلام مسنون و بصد احترام۔ امید واثق ہے کہ آں جناب معہ جملہ اہل خانہ و متعلقین بخیر و عافیت ہوں گے۔ یہ عاصی پُر معاصی بھی بفضلہ مع الخیر ہے۔

مخدومی المکرم۔ گذشتہ دنوں ہندو بیرونِ ہند کے مختلف اخبارات اور رسائل کے ذریعہ یہ المناک خبر ملی کہ شیخ المشائخ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عبدالحق حقانی صاحب زید مجدہ رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مسلمانانِ ہند ابھی شہید اسلام و شہید جہادِ افغانستان مردِ حق حضرت محمد ضیاء الحق علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال کے صدمات اور رنج والم سے سنبھلے ہی نہ تھے کہ ان پر ایک اور کوہِ الم ٹوٹ پڑا۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ صرف برصغیر ہند و پاک ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے علمی حلقوں میں انتہائی عزت و عظمت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ہندوستان کے علمی حلقوں میں ہمیشہ آپ کا ذکر خیر ہوتا رہا۔

راقم الحروف دورِ طالب علمی کے ابتدائی ایام ہی سے اپنے اساتذہ کرام کی زبانی حضرت شیخ عبدالحق حقانی علیہ الرحمہ کے غیر معمولی علم و فضل اور زہد و کمال کے بارے میں سنتا رہا۔ اور دل ہی دل میں شرفِ ملاقات کا اشتیاق بڑھتا چلا گیا۔ بالآخر گذشتہ سال اکتوبر کے مہینے میں احمد آباد انڈیا سے پشاور تک کا سفر صرف اسی مقصد کے لئے کیا۔ کہ دورِ حاضر کی اس عظیم شخصیت اور ایک پیکر علم و کمال کی زیارت با سعادت سے مشرف ہو سکوں۔ چنانچہ ایک روز کراچی سے پشاور اور پھر وہاں سے اکوڑہ خٹک حاضر خدمت ہوا۔

جمعہ کا دن تھا جامع مسجد میں نماز ادا کی۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ حضرت علیہ الرحمۃ اپنی علالت کی وجہ سے

گھر کے متصل چھوٹی مسجد میں نماز ادا فرماتے ہیں، چنانچہ ایک طالب علم کی رہنمائی میں اسی مسجد میں حاضر ہوا۔ حضرت نماز سے فارغ ہوکر دو خادموں کے تعاون اور سہارے سے دولت کدے کی طرف چل دیئے۔

راستہ روک کر سلام کرکے عرض کیا۔ کہ حضرت آپ کی ملاقات کی خاطر ہندوستان سے حاضر ہوا ہوں۔

چند لمحہ کھڑے کھڑے گفتگو فرمائی۔ انداز گفتگو اور حالت سے محسوس ہو رہا تھا کہ حضرت غایت شفقت سے تکلف فرما رہے ہیں۔ لہذا معذرت کرکے رخصت طلب کی۔ فرمانے لگے کہ نہیں آج تو آپ میرے مہمان رہیں گے اور ساتھ ہی ساتھ اپنے صاحبزادے اور پوتوں کو حکم دیا کہ ان کو بیٹھک میں لے جائیں اور مشروبات سے تواضع کریں۔ حسب حکم مہمان خانے میں حاضر ہوا۔ آپ کے بھائی اور بچے نیز مدرسہ کے چند طلبہ ہندوستان سے متعلق حالات معلوم کرتے رہے۔ یوں عصر تک قیام رہا اور میں شام کو راولپنڈی کے لئے روانہ ہوگیا۔ آپ کے اہلِ خاندان و متعلقین کی مہمان نوازی سے میں بے حد متاثر تھا اور اپنی قسمت پر شاداں و نازاں تھا۔ کہ اللہ نے اپنی زندگی کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل فرمائی۔ اور اس صدی کے ایک عظیم مجاہد اور امامِ وقت کی زیارت سے مشرف فرمایا۔

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ اس صدی کے ایک عظیم مجاہد تھے جنہوں نے اس دور میں جہاد بالقلم والسیف دونوں کا عملی نمونہ پیش کرکے اپنی زندگی ہی میں وقت کی ایک سفاک و طاغوتی طاقت اور سپر پاور اشتراکی روس کو پسپائی اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اور آپ کے تلامذۂ اجلّہ نے جہادِ افغانستان میں مقدمۃ الجیش اور ہراول دستہ کا کردار ادا کیا ہے۔

جہاد افغانستان کی کامیابی و کامرانی اور فتح مندی کا سہرا بھی حضرت شیخ علیہ الرحمہ کے سر ہے۔

افغانستان کی آزادی کے بعد جب کہ وہاں کے نظام حکومت اور امور مملکت سے متعلق حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے تلامذہ ان کی رہنمائی اور سرپرستی کے زیادہ محتاج تھے۔ ایسے وقت پر مجاہدین افغانستان ایک سرپرست کی سرپرستی و رہنمائی سے محروم ہوگئے ہیں۔ جو یقیناً پوری ملت اسلامیہ کی محرومی اور ناقابل تلافی نقصان کے مترادف ہے

ہم کارکنان المرکز الاسلامی احمد آباد مرحوم کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقم الحروف کی طرف سے آپ جملہ اہلِ خانہ و متعلقین کو تعزیت اور قلبی ہمدردی پہنچا دیں اور اس عاصی پر معاصی کے حق میں بھی دعا فرمائیں۔

خریدار حضرات خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں!